اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ

قَولُ فَصلُ

از

بحر العلوم علامہ حضرت محمد عبد القدیر صدیقی حسرت

سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ

باہتمام

محمد عباس علم بردار صدیقی

حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز، صدیق گلشن، نزد بہادر پورہ حیدرآباد

باردوم — صفر ۱۴۱۰ ہجری — قیمت ۲ دو روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط (یوسف) حکم کسی کا نہیں سوائے اللہ کے۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اُتارے پر تو وہی لوگ ہیں بے حکم۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ○ اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اُتارے پر تو وہی لوگ ہیں منکر۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ط (مائدہ ع) اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اُتارے پر تو وہی لوگ ہیں بے انصاف۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ○ کہہ دو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرو پھر اگر (یہ لوگ) نہ مانیں تو اللہ نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا۔ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط ○ اور جو چیز پیغمبر تم کو دے دیا کریں وہ تو لیا کرو اور جس چیز سے منع کریں اس سے دست کش رہو۔ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ (حشر ع) اور ڈرتے رہو خدا کی مار سخت ہے۔ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (النساء ع ۹) پس تمہارے پروردگار کی قسم ہے کہ جب تک یہ لوگ اپنے باہمی جھگڑے تم ہی سے فیصلہ نہ کرائیں اور جو کچھ تم فیصلہ کرو اس سے دلگیر بھی نہ ہوں بلکہ (دل وجان سے) اس کو قبول کرلیں۔ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَ

يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔ (النسآء ع ۲) اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی اُس پر راہ کی بات اور چلے سب مسلمانوں کی راہ سے الگ تو ہم اس کو اسی راہ کے حوالے کریں گے جو اس نے اختیار کی اور اُسے دوزخ میں ڈالیں گے اور بہت ہی بُری جگہ پہنچا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (آل عمران ع ۴) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے اور تم کو تمہارے گناہ معاف کر دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ○ (احزاب ع ۲) تمہارے لئے اُن لوگوں کے لئے جو اللہ اور روزِ آخرت سے ڈرتے اور کثرت سے یادِ الٰہی کیا کرتے تھے رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ○ (النسآء) اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور اُن کو جو اختیار والے ہیں تم میں سے پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے، اور رسول کے، اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر۔ اور پچھلے دن پر۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ (آل عمران) اور ان سے مشورہ کرو کام میں اور جب پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر توکل و اعتماد کرو۔

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ (النجم ع) وہ اپنی خواہش

سے نہیں کہتے بلکہ وحی ہے جو کی جا رہی ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ " (رواہ فی شرح السنۃ، مشکوٰۃ ص ۳)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں کا کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک کہ اس کی خواہش تابع نہ ہو جائے اس حکم کے جس کو میں لایا ہوں۔ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَھَتْنِیْ قُرَیْشٌ وَقَالَ اَتَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ یَتَکَلَّمُ فِی الرِّضٰی وَالْغَضَبِ فَاَمْسَکْتُ عَنِ الْکِتَابَۃِ حَتّٰی ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَأَ بِاِصْبَعِہٖ اِلٰی فِیْہِ وَقَالَ " اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقًّا " (اخرجہ ابوداؤد تیسیر ص ۹۲)

عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ سے روایت ہے کہا میں لکھ لیا کرتا تھا جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن لیا کرتا تھا۔

مجھے بعض قریشیوں نے منع کیا اور کہا کیا تم ہر چیز لکھ لیتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آدمی ہیں غصہ میں بھی بات کرتے ہیں اور خوشی میں بھی تو میں نے لکھنے کو روک دیا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے اپنی انگلی سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا۔ اور فرمایا: " لکھو قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے،

اس سے صرف حق بات ہی نکلتی ہے" عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ شَکَا رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ مِنْکَ الْحَدِیْثَ فَیُعْجِبُنِیْ وَلَا اَحْفَظُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِکَ وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ اِلَی الْخَطِّ" (اخرجہ الترمذی۔ تیسیر ص۹۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ایک انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی پھر کہا "یا رسول اللہ آپ سے حدیث سنتا ہوں اور مجھے پسند آتی ہے اور مجھے یاد نہیں رہتی۔" فرمایا "اپنے ہاتھ سے مدد لے اور لکھنے کا اشارہ فرمایا"۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا کَانَ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرَ حَدِیْثًا مِنِّیْ اِلَّا مَا کَانَ مِنِ ابْنِ عَمْرٍو فَاِنَّہٗ کَانَ یَکْتُبُ وَلَا اَکْتُبُ۔ (اخرجہ البخاری والترمذی تیسیر ص۹۴) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں کوئی مجھ سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا نہ تھا سوائے ابن عمرو کے کہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ اُنْظُرْ مَا کَانَ مِنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاکْتُبْہُ فَاِنِّیْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَھَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا تَقْبَلْ اِلَّا اَحَادِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْیَجْلِسُوْا لَہٗ حَتّٰی یَعْلَمَ مَنْ لَا یَعْلَمُ الْعِلْمَ وَلَا یَھْلِکُ حَتّٰی یَکُوْنَ سِرًّا۔ (اخرجہ البخاری تیسیر ص۹۵) عمر بن عبد العزیز سے روا

ہے کہ انھوں نے ابو بکر بن حزم کو لکھا دیکھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہو اس کو لکھو کیوں کہ مجھے خوف ہو گیا ہے علم کے ضائع ہو جانے کا علماء کے چلے جانے کی وجہ سے۔ اور تم قبول نہ کرو سوائے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور علم کو ظاہر کرو اور اس کی مجلسیں قائم کرو تاکہ نہ جاننے والے جان لیں کیونکہ علم نابود نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ راز رہ جائے۔ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي مُقَدِّمَةِ فَتْحِ الْبَارِي، فَأَوَّلُ مَنْ جَمَعَ ذٰلِكَ الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عَرُوبَةَ وَغَيْرُهُمَا وَكَانُوا يُصَنِّفُونَ كُلَّ بَابٍ عَلٰى حِدَةٍ إِلٰى أَنْ قَامَ كِبَارُ أَهْلِ الطَّبَقَةِ الثَّالِثَةِ فَدَوَّنُوا الْأَحْكَامَ فَصَنَّفَ الْإِمَامُ مَالِكٌ الْمُوَطَّأَ وَتَوَخّٰى فِيهِ الْقَوِيَّ مِنْ حَدِيثٍ وَ مَزَجَهُ بِأَقْوَالِ التَّابِعِينَ وَالصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَصَنَّفَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْنُ جُرَيْجٍ بِمَكَّةَ۔ وَأَبُو عَمْرٍو وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو نِ الْأَوْزَاعِيُّ بِالشَّامِ وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ شُعْبَانُ بْنُ سَعِيدٍ بِالْكُوفَةِ وَأَبُو سَلَمَةَ حَمَّادُ بْنُ دِينَارٍ بِالْبَصْرَةِ ثُمَّ تَلَاهُمْ كَثِيرُونَ مِنْ أَهْلِ عَصْرِهِمْ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے مقدمہ فتح الباری میں فرمایا: سب سے پہلے جس نے اُسے (حدیث کو) تصنیف کیا وہ ربیع بن صبیح اور سعید بن عروبہ وغیرہما ہیں اور وہ ہر باب کو علیحدہ تصنیف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تیسرے طبقہ کے بزرگ کھڑے ہوئے پس انھوں نے احکام مدون کئے پھر امام مالک نے موطا تصنیف کی اور اس میں قوی حدیثوں کو منتخب کیا اور اس میں ملا دیا۔ اقوال تابعین و صحابہ اور اُن کے اقوال کو جو اُن کے بعد ہوئے ہیں اور تصنیف

کی ابو محمد عبد الملک بن عبد العزیز اور ابن جریج نے مکہ میں اور ابو عمرو عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی نے شام میں اور ابو عبد اللہ شعبان بن سعید نے کوفہ میں اور ابو سلمہ حماد بن دینار نے بصرہ میں پھر اُن کے ہمعصروں میں سے بہتوں نے ان کی پیروی کی۔

صاحبو! اِن آیاتِ قرآنی اور احادیث نبویؐ اور اقوال آئمہ حدیث و قرآن سے کیا کیا مستنبط ہو رہا ہے ؟ احادیث نبویؐ کو نہ ماننا وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ کا مصداق بننا ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی بڑا ہو حکمِ رسولؐ کے ماننے سے انکار نہیں کرسکتا۔ جہاں جہاں لوگوں کو غلط فہمیاں ہو رہی ہیں آئندہ میں ان مسائل کو صاف کروں گا۔

احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے اور اس کے قریبی زمانہ سے ضبطِ تحریر ہو رہے تھے، یہ بالکل غلط ہے کہ احادیث کی تدوین ڈھائی سو سال کے بعد شروع ہوئی۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور اُن کے ہم عصر لوگ بھی ڈھائی سو سال سے پہلے کے ہیں۔

ایک اور غلط فہمی ناواقف لوگوں میں یہ پھیلی ہوئی ہے کہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے سوائے اب کوئی اجتہاد نہیں کرسکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ان چاروں اماموں کے مذاہب میں برابر اجتہاد کا سلسلہ جاری ہے مگر اجتہاد کے مراتب ہیں جو قابلیتوں پر موقوف ہیں یہ چاروں مذہب، مکاتب یا اسکول ہیں جن میں ہمیشہ تحقیقات اور تدقیقات ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف، امام محمد بن الحسن

اور امام زفرؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے قول کے خلاف اجتہاد کیا اور ان کے اقوال پر فتوے دیئے گئے۔ یہی حال امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کے شاگردوں اور انکے ہم مذہبوں کا ہے۔ تم بھی قرآن اور حدیث میں انہماک پیدا کرو، مہارت حاصل کرو تمہارے سامنے بھی استنباط کا دروازہ کھلا ہوا ہے مگر شرط یہی ہے کہ تم قرآن اور حدیث کی روشنی میں تمام کام کرو۔ اسلام کو غیر مسلموں کے خیالات کے تابع مت بناؤ۔ غیر مسلموں کے خوش کرنے کے لئے قرآن اور حدیث کو توڑ مروڑ کر غیر مسلموں کے خیالات کے مطابق کرنے کی کوشش نہ کرو، قابلیت پیدا کرو قرآن اور حدیث سے واقف ہو، پھر اپنی رائے بھی لگاؤ۔ جس رائے کا ماخذ قرآن اور حدیث نہیں وہ رد ہے ناقابلِ قبول ہے بلا ماخذ رائے رکھنے کی ابتداء ابلیس نے کی تھی۔

اُس نے کہا: اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

صاحبو!

ذرا غور کرو۔ سرکاری قوانین اُردو میں بھی ہیں اور انگریزی میں بھی اور دوسری مختلف زبانوں میں بھی مگر جب کوئی مقدمہ پیش ہوتا ہے تو ماہر وکیل کو مقرر کرتے ہیں۔ تم کو نہ پوری عربی آتی ہے اور نہ قرآن وحدیث کے سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہو مگر دربارِ الٰہی میں جواب دہی کو تیار ہو رہے ہو۔ خیر اب میں چند اور ضروری باتوں پر آپ صاحبوں کی توجہ مبذول کرواتا ہوں۔

امر کتنے قسم کا ہوتا ہے اور اس کے الفاظ کیا ہوتے ہیں؟ اکثر صرفی امر کا صیغہ ہوتا ہے جیسے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ۔ کبھی صیغۂ امر کے سوائے بھی امر

ہوتا ہے جیسے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ یعنی خدائے تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر حج فرض کیا گیا ہے۔ کبھی امر وجوب پر دلالت کرتا ہے جیسے کہ پہلی مثالوں میں ہے اور کبھی استحسان پر جیسے سنّت کے کاموں میں۔ کبھی اباحت پر بھی دلالت کرتا ہے جیسے وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا یعنے جب تم حج سے فارغ ہو جاؤ اور احرام کھول دو تو تم شکار کرو یعنے شکار کر سکتے ہو۔ شکار کرنا مباح ہے نہ کہ واجب یا سنّت۔

صاحبو!

حدیثیں تین قسم کی ہیں: (۱) متواتر (۲) مستفیض (۳) احاد

(۱) حدیثِ متواتر وہ حدیث ہے جس کو اتنے لوگ روایت کریں کہ عقلِ سلیم اس بات کو قبول نہ کرے کہ وہ سب جھوٹ پر متحد ہوگئے ہوں گے۔ لہٰذا خبرِ متواتر موجبِ یقین ہے اور اس کے خلاف میں جو روایت ہو وہ منکر ہے، ناقابلِ قبول ہے، رد ہے۔

متواتر کی بھی دو قسمیں ہیں: (الف) جس کے الفاظ بلا کم و کاست مروی ہوں اس کو متواتر باللفظ کہتے ہیں۔ جیسے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اور مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

(ب) متواتر بالمعنے۔ وہ حدیث جس کے مختلف روایتوں کے الفاظ میں کچھ کمی زیادتی ہو مگر ایک ہی مطلب سب سے نکلتا ہو اس کو متواتر بالمعنے کہتے ہیں۔ یہ بھی موجبِ یقین ہے۔ ان احادیث سے انکار، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انکار ہے۔

(۲) مستفیض : وہ حدیث جو کئی روایتوں سے ثابت ہو مگر حدِّ تواتر کو نہ پہنچے ایسی حدیث اگر مُوجب یقین نہیں ہے تو اُس سے ظنِ غالب تو ضرور پیدا ہوتا ہے۔

(۳) خبرِ احاد : وہ حدیث جس کی روایتیں مستفیض کی حد کو نہ پہنچی ہوں بلکہ ایک دو آدمیوں نے اس کو روایت کیا ہو۔

سارے جھگڑے خبرِ احاد ہی میں پڑتے ہیں چنانچہ حضرت امام اعظمؒ سے کسی نے کہا کہ بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے تین جھوٹ کہے۔ امام نے فرمایا نہیں راوی نے ایک جھوٹ کہا۔ پیغمبر معصوم ہوتا ہے وہ جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔ یعنی جھگڑا راوی سے ہے۔ پیغمبر سے نہیں مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ بعض خبرِ احاد کے غلط ثابت ہونے سے تمام احادیث ناقابلِ اعتبار نہیں ہو سکتے ایسے شوشے وہ لوگ چھوڑتے ہیں جن کو نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تین طلاقیں ایک سمجھی جاتی تھیں مگر طلاق بائن۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تین طلاقیں تین سمجھی جاتی تھیں اور طلاق مغلظہ ہو جاتی تھی۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لفظ طلاق کو تین دفعہ کہتے تھے اور اس کا مقصد تاکید اور زور دینا ہوتا تھا اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تین بار طلاق کا لفظ کہا جاتا تھا اور ہر وقت مستقل طلاق مُراد ہوتی تھی۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف کب ہے اب بھی اگر کوئی شخص طلاق کا لفظ تین دفعہ کہے اور اس کا مقصد تاکید ہو تو ایک ہی طلاق پڑے گی۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے ہرگز رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ میں سے کسی نے حکم رسول کی خلاف ورزی نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب تک دو آدمی روایت نہ کریں حدیث قبول نہیں کرتے تھے اور اس حدیث کو شہادت کے معیار پر جانچتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے کوئی شخص کوئی حدیث روایت کرتا تو اُسے قسم دیتے تھے اور اس کے بعد اس پر اعتبار کرتے۔ یہ حدیث کو نہ ماننا نہیں بلکہ روایت کی تنقید ہے۔ یہ انکار، حدیث کا انکار نہیں راوی کا انکار ہے۔

حدیث کے معنی کیا ہیں؟ قول و فعل رسول۔ جو شخص قول و فعلِ رسول سے انکار کرے وہ حقیقت میں رسول سے انکار کر رہا ہے اس کا انجام وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ کی آیت میں ہے جیسا کہ اس سے قبل بیان کیا گیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث کی تدوین ڈھائی سو سال بعد شروع ہوئی۔ اس قدر طویل مدت میں معلوم نہیں احادیث میں کتنا کچھ تفرقہ ہو گیا۔ یہ اقوال غیر مسلموں کے ہیں جو بھولے مسلمانوں کی زبان پر آگئے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ صبح کی دو رکعتیں، ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین اور عشاء کی چار، قرآن میں کس جگہ ہیں نیز سجدہ پہلے ہے یا رکوع یہ سب احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ جس قدر سند میں نام کم ہوں گے وہ سند عالی ہو گی اور یقینی جتنا بعد ہو گا اتنا ہی یقین سے بعد اور سند سافل مگر یہ بھی واضح رہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور ان کے ہمعصروں اور صحابہ کے درمیان صرف ایک تابعی ہی ہوتے ہیں یہ سلسلہ دراز ہی کب ہے کہ کچھ شک و شبہ کی گنجائش ہو سکے۔

صاحبو!

ایک صاحب، احادیث کو وحی غیرِ متلو سُن کر آتش زیر پا ہو رہے ہیں، غالباً ان کو مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ سے بھی انکار ہے انھوں نے مخالفینِ اسلام کی کتابوں سے چند اعتراضات جمع کئے ہیں وہ صحاح ستہ کا نام تو لیتے ہیں مگر ان کی شروح مثلاً فتح الباری، عمدۃ القاری، قسطلانی، نووی اور بذل المجھود وغیرہ کو دیکھنے کی تکلیف نہیں اٹھاتے ورنہ ان وساوس کی انکے دل میں بھی گنجائش نہ ہوتی۔ آپ سے پہلے بہت سے لوگوں نے اسلام کے خلاف بڑی بڑی کوششیں کیں اور اپنے خیال میں قرآن اور حدیث دونوں کو ناقابلِ اعتبار بنایا مگر کیا ہوا؟ حق حق ہوا ناحق ناحق، ساری کوششیں برباد ہو گئیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن شریف، تشبیہ بمنزلہ تعزیرات ہند کے ہے، اور حدیث شریف بمنزلہ ضابطہ فوجداری کے۔ عمل بالقرآن حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ ہم نے ابھی بیان کیا کہ جو حدیث کو نہیں مانتے ان کو نہ نماز کی ترکیب معلوم ہے نہ حج کی۔ حدیث ہی کی بدولت قرآن پر عمل کرنا آتا ہے۔ یاد رکھو! جس نے تعزیراتِ ہند کو پاس کیا ہے۔ ضابطہ فوجداری کو بھی اُسی نے پاس کیا۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قرآنِ ناطق ہیں۔ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ۔ ضابطہ فوجداری کے غلط ثابت کرنے کے بعد تعزیرات ہند کے غلط ثابت کرنے میں کیا دیر لگتی ہے۔ مَیں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہر ضعیف اور موضوع حدیث کو بھی مان لو۔ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ چند احادیث کے غلط یا موضوع ہونے سے مطلق حدیث میں اعتراض نہیں ہو سکتا۔ نقادانِ حدیث

رحمہم اللہ نے حدیث کی بڑی خدمت کی ہے یہ چراغ تمہاری پھونک سے نہیں بجھے گا۔
وَيَأْبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُوْرَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۔ میں صاحب
مذکور سے عرض کرتا ہوں کہ ایک سیڑھی اور کیوں نہیں چڑھ جاتے۔ جھگڑا ہی
تمام ہو جاتا ہے۔ نہ قرآن رہتا نہ حدیث اور آپ کی مُراد من مانے حاصل ہو جاتی ہے

بعض منکرانِ معجزاتِ نبوت و اسیرانِ ظلمت کدہ مادّیت اس حدیث کو پیش
کرتے ہیں کہ عدم تابیرِ نخل کی وجہ سے کھجور کم لگے۔

میں پوچھتا ہوں کہ آپ تو احادیث متواتر کو بھی نہیں مانتے تھے پھر کس طرح
آپکو اس خبرِ احاد پر یقین آیا۔ کیا آپ کی نظر سے وہ حدیث بھی گذری کہ ایک بیوی
نے بکری کا گوشت پکایا۔ حضرت نے فرمایا: "دست دے" انھوں نے دیا۔ پھر فرمایا
"دست دے" انھوں نے دیا۔ پھر فرمادیا "دست دے" انھوں نے عرض کیا بکری کے دو دست
ہوتے ہیں وہ تو میں نے دیدیئے۔ حضرت نے فرمایا "اگر تو دیتی چلی جاتی تو دست نکلتے چلے
جاتے" میں عرض کرتا ہوں اس حدیث پر آپ کو کیوں یقین نہیں آیا۔ جیسی وہ حدیث
ہے ویسی یہ بھی حدیث ہے۔ ان صاحبوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ معجزاتِ نبوت حق ہیں،
کھجور کی کاشت کرنے والوں کی بے صبری نے معجزہ کو ظاہر ہونے نہیں دیا۔ خیر۔ !

بعض لوگ کہتے ہیں تیرہ سو برس کے عرصے میں دنیا کیا سے کیا ہو گئی ہے۔ میں کہتا ہوں
اللہ نے اپنے رسول کو جوامع الکلم سے سرفراز کیا ہے ان جوامع الکلم کو موجودہ زمانے پر منطبق
کرنے کے لئے عقلِ رسا کی ضرورت ہے میرا ایمان ہے، قرآن و حدیث ایسے ہمہ گیر ہیں کہ ہر
زمانے کے تغیّرات اور مشکلات کے حل کرنے کے لئے کافی و وافی ہیں۔

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ؕ
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ ؕ